مولانا شہاب الدین ندوی *

امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ : کیوں اور کیسے ؟

موجودہ ''نیو ورلڈ آرڈر'' اور ''گلوبلزم'' کے دور میں اسلام اور مسلمانوں کو گھیرنے اور ان کا قافیہ تنگ کرنے کی عالمگیر سازشیں ہو رہی ہیں۔ اور ان کے دین و ایمان پر حملہ کر کے اسلامی تہذیب کے نقوش و باقیات کو ختم کرنے کی منظم کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔ اس اعتبار سے آج امت مسلمہ ایک مشکل اور نازک دور سے گزر رہی ہے اور موجودہ مشکل حالات سے نپٹنے کے لئے امت کے اہل حل و عقد کو بیدار مغزی کے ساتھ تمام حالات کا جائزہ لے کر موجودہ مشکل مسائل کا حل کتاب و سنت کی روشنی میں نکالنا ضروری ہے کیونکہ یہی وہ اصل مراجع ہیں جن میں ہر مشکل مسئلے کا حل موجود ہے۔ لہذا ملت کے بہی خواہوں کو اپنے تمام اختلافات مٹا کر ملت کے اجتماعی مسائل کا حل نکالنے کی غرض سے سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیے۔ ان مسائل کا حل نکالنا موجودہ سنگین حالات میں فرض کفایہ ہی نہیں بلکہ فرض عین قرار دیا جاسکتا ہے۔

خلافت ارض کا قرآنی فلسفہ :

جہاں تک موجودہ ''جہانگیری'' یا گلوبلزم سے نپٹنے اور اس کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں اسلام ایک ایسا کامل دین ہے جو اپنے پیروؤں کو جامع ہدایات دیتے ہوئے ہر مشکل مسئلے کا حل پیش کرتا ہے اور اس کی ابدی تعلیمات میں ایسے واضح نصوص موجود ہیں جو میل کے پتھر کی طرح ہیں۔ قرآن حکیم اس سلسلے میں نظریاتی مسائل اور عملی احکام و ہدایات سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ آج ہم نے قرآن کے صرف شرعی احکام و مسائل سے تعرض کرتے ہوئے خلافت ارض سے تعلق رکھنے والے احکام و مسائل کو پوری طرح نظر انداز کر دیا ہے۔ گویا کہ اس کتاب حکمت میں ان کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے اگر ان تمام احکام و مسائل کی تشریح و تفسیر کی جائے تو اس سا ایک ضخیم کتاب وجود میں آسکتی ہے۔ لہذا اس موقع پر صرف دو آیات کی تفسیر کی جاتی ہے جن سے خلافت ارض کا فلسفہ اچھی طرح سمجھ میں آسکتا ہے۔

۱۔ ابو البشر حضرت آدمؑ کے توسط سے انسان کو جو علم الاشیاء عطا کیا گیا ہے اس کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ

---

* ناظم فرقانیہ اکیڈیمی ٹرسٹ بنگلور

اس علم میں مہارت حاصل کر کے مظاہر کائنات اور ان کے اندرونی نظاموں کا باریک بینی کے ساتھ مطالعہ کیا جائے، پھر ان میں جو "فوائد" موجود ہیں ان سے استفادہ کر کے تمدنی زندگی کو بہتر بنایا جائے۔ اس اقدام کی بدولت ان اشیاء میں خالق ارض و سماء نے جو "نعمتیں" نوع انسانی کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہیں وہ منظر عام پر آجائیں گی اور مخلوق خدا کو ان سے فائدہ ہوگا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم تروا ان الله سخرلكم ما فى السموات وما فى الارض واسبغ عليكم نعمه ظاهرة و باطنة (لقمان: ۲۰)

"کیا تم نے مشاہدہ نہیں کیا کہ اللہ نے زمین اور اجرام سماوی کی تمام چیزوں کو تمہارے کام میں لگادیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں؟"

چنانچہ ان میں سے بعض "نعمتیں" وہ ہیں جو برق و بھاپ کی تسخیر کی بدولت ظاہر ہو رہی ہے جیسے بجلی کے قمقمے، پنکھے، ہیٹر، ٹارچ، ٹیلی فون، فیکس، ریڈیو، ریل، موٹر، ہوائی جہاز طرح طرح کے برقی آلات اور مختلف قسم کی مشینیں وغیرہ۔ اور ان میں وہ نئی نئی طبی دریافتیں بھی ہیں جو مختلف امراض کے علاج کی حیثیت سے عصر جدید میں منکشف ہوئی ہیں۔ اِن کے علاوہ دیگر کئی شعبوں میں مفید چیزیں ایجاد کی گئی ہیں۔

۲۔ اسی طرح موجودات عالم میں جو "مادی قوتیں" موجود ہیں جیسے برقی قوت، مقناطیسی قوت، اشعاعی قوت، اور جوہری قوت وغیرہ، ان کو مسخر کر کے تمدنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے علاوہ خاص کر "فوجی و عسکری" میدانوں میں "قوت" حاصل کرنا، تاکہ اس کے لئے ذریعہ اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل کیا جاسکے۔ چنانچہ اس کی تاکید روز اول ہی میں اس طرح کر دی گئی تھی:

واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم (انفال ۶۰)

"تم ان کے مقابلے کے لئے جتنی قوت اور گھوڑوں کے پڑاؤ تیار کر سکتے ہو کرو، تاکہ تم اس قوت کے ذریعہ اللہ کے اور تمہارے دشمنوں پر ہیبت طاری کر سکو۔"

اس آیت کریمہ میں لفظ "قوۃ" جو استعمال کیا گیا ہے وہ ہر قسم کی "قوت" کا جامع ہے۔ چنانچہ آج مغربی قومیں انہی قوتوں سے لیس ہو کر سارے عالم پر قبضہ جمانا چاہتی ہیں۔ غرض اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے دو میدانوں میں سبقت کرنے کی ہدایت فرمائی ہے: ایک تمدنی اور دوسرے فوجی و عسکری۔ اور یہ دونوں میدان علم الاشیاء یا علم آدم میں مہارت حاصل کرنے کے بعد ہی سر ہو سکتے ہیں۔ اور ان دونوں میدانوں کو عبور کرنے کے بعد ہی کوئی قوم "سیاسی" حیثیت سے غلبہ حاصل کر سکتی ہے جیسے بارود کی تسخیر کر کے اس کے ذریعہ مختلف قسم کے ہتھیار جیسے بندوق، رائفل، مشین گن، توپ اور بم بنانا اور اسی طرح دیگر طبیعی قوتوں کو قابو میں کر کے

ٹینک، بمبار ہوائی جہاز، ریڈار، اور میزائل وغیرہ تیار کرنا۔ لہذا جو قوم تمدنی، فوجی اور سیاسی میدانوں میں غلبہ و برتری حاصل کرلے وہی "زمین کی خلافت" پر قابض ہونے کی بھی اہل ہوگی۔ اس لحاظ سے خلافت ارض کا مطلب ہے زمین پر تمدنی، فوجی اور سیاسی میدانوں میں غلبہ، اور جو قوم ان تینوں میدانوں میں صفر ہو وہ مغلوب ہوکر دوسروں کی غلام یا حاشیہ بردار بن کر رہ جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس قوم کی جگہ کسی دوسری قوم کو لاتا ہے جو خلافت کے تقاضوں کو بروئے کار لانے والی ہو۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وان تتولوا یستبدل قوما غیر کم ثم لا یکونوا امثالکم (محمد : ۳۸)

"اور اگر تم (خلافت ارض کے تقاضوں سے) منہ موڑو گے تو وہ تمہاری جگہ کسی دوسری قوم کو لائے گا۔ پھر وہ (اپنی کارکردگی میں) تم جیسے نہیں ہوں گے۔"

یہ ہے قرآن عظیم کا فلسفہ 'خلافت جو اس نے امت مسلمہ کے عروج کیلئے طے کیا ہے ان سے بڑھ کر واضح آیات و احکام اور کیا ہوسکتے ہیں۔ مگر آج کے مسلمان ان خدائی ہدایات کو پس پشت ڈال کر تمدنی، فوجی اور سیاسی میدانوں میں پسپائی اختیار کرچکے ہیں۔ لہذا اگر ہم اپنی عظمت رفتہ پھر سے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر ان میدانوں میں ہمیں آگے بڑھنا اور پوری امت کو یک جٹ ہوکر اس کی تیاری پر زور دینا پڑے گا۔

الحاد و لادینیت کا رد و ابطال :

علم الاشیاء کا ایک اور بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس علم میں رسوخ حاصل کرلینے کے بعد الحاد و لادینیت کا رد کرنے اور ان کے بے بنیاد نظریات یا فلسفوں کا علمی و استدلالی میدان میں مقابلہ کرکے انہیں شکست دینا بھی آسان ہوجاتا ہے کیونکہ جب کوئی قوم مادی علوم میں فائق و برتر ہوجائے تو اس میں بسا اوقات مادہ پرستانہ رجحانات پیدا ہوجاتے ہیں اور وہ مغرور بن جاتی ہے، خاص کر اس وقت جب کہ دین و مذہب سے اس کا تعلق کسی وجہ سے کمزور ہوجائے جیسا کہ یہ حقیقت عصر جدید میں "چرچ اور سائنس" کی کشمکش کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوئی۔ لہذا ان مادہ پرستانہ رجحانات کو کچلنے کے لئے ہمیشہ ایک "خدائی فلسفے" کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

اسی مقصد کے تحت خالق کائنات نے جہاں ایک طرف مظاہر کائنات میں کچھ "مادی فوائد" رکھے ہیں تو دوسری طرف انسان کے باغیانہ رجحانات پر روک لگانے کی غرض سے اپنے وجود اور اپنی اخلاقیات کی "نشانیاں" بھی انہی مظاہر میں رکھ چھوڑی ہیں۔ مگر مادہ پرست ان مظاہر و موجودات میں ودیعت شدہ فوائد سے تو مستفید ہوتے ہیں مگر ان میں موجود نشانیوں (دلائل ربوبیت) کو جان بوجھ کر نظر انداز کردیتے ہیں۔ لہذا ان کی تنبیہ کے لئے چند خصوصی علماء کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے۔ جو علم الاشیاء میں مہارت رکھتے ہوئے "جدید اکتشافات" پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔ تاکہ وہ ان اکتشافات کی روشنی میں خدا کی نشانیوں کو منظر عام پر لاکر خدائی ہدایت واضح

کرسکیں۔ تاکہ نوع انسانی اپنی گمراہیوں سے باز آسکے۔ اسی لئے علمائے اسلام کو نظام کائنات میں غور و خوض کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں فرمان ربانی ہے :

ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنہار لایات الاولی الالباب ۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبھم (آل عمران ۱۹۰۔۱۹۱)

”زمین اور آسمانوں کی تخلیق اور دن رات کے اختلاف میں ان پختہ عقل والوں کے لئے (بہت سی) نشانیاں موجود ہیں جو کھڑے بیٹھے اور پہلو کے بل اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔“

اس اعتبار سے علم الاشیاء میں ترقی کی بدولت جیسے جیسے ”تحقیقات“ کا دائرہ وسیع ہوتا جائے گا ویسے ویسے خلاق عالم کی نئی نئی نشانیاں بھی ”تجلیات ربانی“ کے روپ میں ظاہر ہوتی رہیں گی اور ان نشانیوں کو اجاگر کرنے کے لئے علماً کی ایک خصوصی جماعت کا وجود ہر دور میں ضروری ہے ورنہ الحاد لادینیت کو بڑھاوا ملے گا اور دینی و شرعی تقاضے پس پشت ہو جائیں گے۔

اس لحاظ سے علم الاشیاء کے دو میدان ہو گئے : ایک تمدنی و عسکری اور دوسرے علمی و استدلالی۔ پہلا میدان سائنسی ماہرین و مہندسین کا ہے اور دوسرا علمائے اسلام کا۔ اور کسی بھی قوم کو خلافت ارض کے مقام پر فائز ہونے کے لئے ان دونوں طبقوں کا وجود ضروری ہے اور ان دونوں میدانوں میں برتری کے بعد ہی کوئی قوم ”خلیفہ“ ہونے کا دعویٰ کرسکتی ہے۔ لہذا جب تک یہ میدان سر نہ ہو امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ ایک خواب پریشان ہی رہے گی۔

کار خلافت کی تکمیل :

الغرض خلافت ارض کا حصول بچوں کا کھیل نہیں ہے اس کے حصول کے لئے امت مسلمہ کو سخت محنت اور جدو جہد کرنی پڑے گی اور یہ خلافت کاہل اور عیاش قوموں کو کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں اپنا واضح فرمان اس طرح جاری کر دیا ہے :

ثم جعلناکم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون (یونس : ۱۴)

”پھر ہم نے ان قوموں (کو ہلاک کرنے) کے بعد تم کو زمین میں خلیفہ بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو؟“

وھو الذی جعلکم خلائف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم فی ما اتاکم ان ربک سریع العقاب وانہ لغفور رحیم۔ (انعام : ۱۶۵)

”وہی ہے جس نے تم کو زمین کے خلیفے بنایا اور تم میں سے بعض کے درجات بعض پر بلند کئے تاکہ وہ

تمہیں اپنی عطا کردہ (فضیلت کی چیزوں) میں آزمائے۔ (مگر اس کی عدول حکمی کی بنا پر) تمہارا رب بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور اسی طرح وہ (رجوع وانابت کرنے والوں کے لئے بخشنے والا اور مہربان بھی ہے۔"

ان آیات میں خلافت اور اس کی ذمہ داریوں پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے ور بتایا گیا ہے کہ یہ خلافت مسلم قوموں کے لئے ایک ابتلاء اور آزمائش ہے کہ اس میں کون پورا اور کھرا اترتا ہے پھر اس خلافت کے حصول کا راستہ بھی دکھاتے ہوئے ارشاد کیا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو یکساں نہیں بنایا بلکہ ان کو مختلف درجات میں تقسیم کر کے کسی کو مالدار بنایا ہے تو کسی کو غریب، کسی کو علم و فضل میں ممتاز کردیا ہے تو کسی کو بے علم ہی رکھا ہے۔ کسی کو ہنر مند بنایا ہے تو کسی محض مزدور وغیرہ وغیرہ۔ تاکہ یہ تمام لوگ مل کر اپنی اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھا سکیں۔ اس اعتبار سے کار خلافت کی انجام دہی کے لئے سب سے بڑی ذمہ داری مالداروں اہل علم اور ہنر مندوں پر عائد ہوتی ہے کہ وہ باہمی اتفاق واتحاد کے ذریعہ اس ذمہ داری سے عہدہ برا ہوں۔ اور ان ہنر مندوں میں سائنس داں اور مہندسین یا انجنیئر وغیرہ سب شامل ہو سکتے ہیں اس اعتبار سے یہ آیت کریمہ عصر حاضر کے لئے ایک واضح لائحہ عمل طے کرتے ہوئے اپنی معجزانہ رہنمائی کا اظہار کررہی ہے لہذا کار خلافت کی تکمیل کے لئے امت کے تمام بہی خواہوں کو متحد ہو جانا چاہیے۔

سلسلہ مطبوعات موتمر المصنفین (۲۹)

اقتدار کے ایوانوں میں

شریعت بل کا معرکہ

(مولانا سمیع الحق)

ملک کی تاریخ میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب 'ایوان بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظام اسلام کی جنگ 'آغاز' رفتار کار 'صبر آزما مراحل کی لمحہ بہ لمحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی 'عورت کی حکمرانی' جہاد افغانستان اور اہم قومی وملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے۔

ملنے کا پتہ: موتمر المصنفین' دارالعلوم حقانیہ ' اکوڑہ خٹک نوشہرہ